# اسلامی عملداری میں کفار ومشرکین سے تعلقات کی شرعی حیثیت

مشرکین مکہ سے صلح:

صالح النبی صلی اللہ علیہ وسلم المشرکین یوم الحدیبیة

(رواہ البخاری)

رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے روز مشرکین سے صلح فرمائی (بخاری شریف)

حدیث شریف میں وارد ہے

الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا احل حراما او حرم حلالا

یعنی مسلمانوں کو کفار ومشرکین سے صلح کرنا جائز ہے مگر نہ ایسی صلح جو خدا کے حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنادے۔

مذہبی سیاسی علماء کرام انصاف کریں کہ اگر وہ قوم ہنود سے معاہدہ یا مصالحت کررہے ہیں تو موالات کا انھیں کب حق حاصل ہے یا انھیں ہولی اور رام لیلا میں شریک ہونے کی کہاں اجازت کیا حلال کو حرام اور حرام کو حلال کردینا چودھویں صدی کے سیاسی علماء کو کسی آیۃ حدیث سے معلوم ہوا ہے تو براہ کرم اسے پیش فرمائیں۔

اجارہ:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطی خیبر الیھود علی ان یعملوھا ویزرعھا ولھم شطر ماخبرح منھا (رواہ البخاری)

خیبر کی زمین رسول اللہ ﷺ نے وہاں کے یہودیوں کو اس شرط پر عطا فرمائی کہ وہ جوتیں بوئیں حق محنت وکاشت کا پیداوار میں نصف حصہ ان کا ہوگا۔ (بخاری شریف)

رہن:

لقد رھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعالہ بالمدینة عند یھودی

و اخذ شعير الاهله (رواہ البخاری)
رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی اور اس سے خرچ ازواج مطہرات کے لئے لیا (بخاری شریف)

## کافر کا کام انجام دے کر اجرت لینا:

جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى ينزع لليهودى كل دلو بتمرة حتى اجتمع له شئى من تمر (الرياض)
حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے اور حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ یہودی کا پانی کھینچنے لگے اس حساب سے کہ فی ڈول ایک کھجور یہاں تک کہ تھوڑی کھجوریں جمع ہو گئیں۔

## کافر کو نوکر رکھنا:

استاجر رسول الله صلى الله عليه وسلم عبدالله بن اريقط الدولى و كان كافرا (ابن خلدون و ابن ہشام)
رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ ابن اریقط کو نوکر رکھ لیا اور وہ کافر تھا۔

## کافر سے قرض لینا:

وعن على ان يهوديا كان يقال له فلان حبر كان له على رسول الله صلى الله عليه وسلم دنانير فتقاضى النبى صلى الله عليه وسلم فقال له يا يهودى ماعندى مااعطيك قال فانى لا افارقك فقالوا يا رسول الله يهودى يحبسك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مغنى ربى ان اظلمه معاهدا و خيره الخ (مشکوٰۃ)
مولی علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی جسے یہودیوں کا عالم کہا جاتا تھا اس کی کچھ اشرفیاں رسول اللہ ﷺ کے ذمہ آتی تھیں اس نے تقاضا

کیا آپ نے فرمایا اس وقت میرے پاس نقد نہیں جو تجھے دوں اس نے کہا کہ جب تک آپ ادا نہ فرمائیں گے میں آپ کو اٹھنے نہ دوں گا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ایک یہودی کی یہ مجال ہے کہ وہ آپ کو روک لے آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے میرے رب نے یہی حکم دیا ہے کہ میں کسی پر ظلم نہ کروں خواہ وہ فریق معاہد ہو یا غیر معاہد۔

## کافر کا علاج کرنا دوا بھیجنا:

**براء ملاعب الاسنه ارسل الی النبی صلی الله علیه وسلم انی قد اصابنی وجع احسبه قال یقال له الدبیله بابعث الی بشی اتداوی به فارسل الیه النبی صلی الله علیه وسلم بعکة عسل وامره ان یستشفی** (روض الانف)

براء نے جس کا لقب ملاعب الاسنہ ہے یہ التماس پیش کی کہ مجھے پیٹ کی بیماری نے ستا رکھا ہے جسے دبیلہ کہتے ہیں آپ کے پاس اگر کوئی دوا ہو تو بھیج دیجئے آپ نے ایک مشکیزہ شہد کا اسے بھیج دیا اور حکم دیا کہ اسی سے اپنا علاج کر۔

واضح ہو کہ یہ اس وقت ایسا سخت کافر شریر النفس تھا جس کے بھیجے ہوئے تحفہ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرما کر رد فرمایا کہ یہ تحفہ نہیں ہے مداہنت کی درخواست ہے لیکن دوا بھیجنے سے اغماض نہ فرمایا۔

**وقد رد هدیة الی براء ملاعب الاسنه وقال ان نهیت عن زبد المشرکین (قال صاحب روض الانف) قوله علیه السلام عن زبد المشرکین ولمه یقل عن هدیتهم یدل علی انما کره ملاینتهم و مداحسنتهم کان الزبد مشتق من الزبد کما ان المداهنة مشتقة من الدهن ه.**

براء ملاعب الاسنہ کا ہدیہ آپ نے رد فرما دیا اور ارشاد ہوا کہ مجھے مشرکین سے چکنی چپڑی باتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے صاحب روض الانف فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زبد مشرکین کو منع فرمایا اور یہ نہ فرمایا کہ ان کے ہدیہ

لینے سے منع کیا گیا ہوں اس سے یہ معلوم ہوا کہ آپ نے مداہنت کو برا جانا اس لئے کہ لفظ زبد مشتق ہے زبد بمعنی مسکہ سے جیسا کہ مداہنت مشتق ہے لفظ دہن بمعنی روغن سے۔

## ہدیہ دینا اور مشرک سے ہدیہ طلب کرنا:

**اهدى الى ابى سفيان عجرة واستهداه ادما فاهداه ابو سفيان وهو على شركه (روض الانف)**

رسول پاک ﷺ نے ابوسفیان کو مدینہ طیبہ کی بہترین کھجور عجوہ ہدیہ بھیجی اور اس سے مصالحہ یعنی نان خورش ہدیہ طلب فرمایا ابوسفیان نے مصالحہ بھیجا حالاں کہ وہ اس وقت تک مشرک تھے۔

## کافر کا ہدیہ قبول کرنا:

**المقوقس صاحب الاسكندريه كتب بعثت اليك بجاريتين لهما مكان فى القبط عظيم وقد اهديت لك كسرة وبغلة تركبها ولمه يزد على هذا ولم سلم فقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم هديته و اخذ الجاريتين مارية ام ابراهيم بن رسول الله واختها شيرين وبغلة بيضاء وهى دلدل وقال رسول الله ضن الخبيث بملكه ولا بقاء لمسلكه (طبقات ابن سعد)**

مقوقس شاہ اسکندریہ نے بجواب فرمان نبوی جو خط لکھا اس میں یہ بھی تھا کہ میں حضور کے لئے کچھ کپڑا بھیجتا ہوں اور ایک سفید بغلہ اس پر حضور ہی سوار ہوں اور دو جاریہ لیکن مقوقس اسلام نہ لایا۔ تحفہ آپ نے قبول فرمایا بغلہ سفید دیار حرب میں نایاب تھا اس کا نام آپ نے دلدل رکھا جاریہ میں سے ایک کا نام ماریہ تھا جن کے بطن سے سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے تھے دوسری کا نام شیریں تھا...... لیکن اس کے اسلام نہ لانے پر آپ نے فرمایا خبیث

سلطنت کے خیال سے ایمان نہ لایا حالاں کہ ملک وسلطنت اس کا باقی رہنے والا نہیں ہے۔

**دوسری روایت:**

**ثمه هرقل کتب کتابا و ارسله مع دحية يقول فيه لنبی صلی علی الله عليه وسلم انی مسلم ولکنی مغلوب علی امری وارسل اليه بهدية فلما قرئا النبی صلی الله عليه وسلم کتابه قال کذب عدو الله ليس بمسلم بل هو علی نصرانيته وقبل هديته وقسمها بين المسلمين** (روض الانف)

ہرقل نے جواب لکھ کر حضرت دحیہ کے حوالہ کیا اس میں یہ لکھا تھا کہ میں مسلمان ہوں لیکن رعایا سے مغلوب ہوں ایمان کا اظہار کر نہیں سکتا۔ جواب کے ساتھ کچھ تحفہ بھی بھیجا تھا رسول اللہ ﷺ نے جواب ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا خدا کا دشمن جھوٹا ہے وہ مسلمان نہیں بلکہ وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہے ہدیہ قبول فرمایا اور مسلمانوں میں اسے تقسیم فرمادیا۔

مقوقس نے جو ہدیہ بھیجا تھا اس میں ذات مبارک کی تخصیص کردی تھی اس لئے اسے رسول اللہ ﷺ نے تقسیم مسلمانوں پر نہ فرمایا لیکن ہرقل نے تحفہ بھیجا اور اس میں تخصیص نہ تھی اس لئے اسے آپ نے تقسیم فرمادیا۔ کافر کا ہدیہ ایک قسم مال غنیمت میں سے ہے عنقریب مسائل فقہیہ سے واضح ہوگا۔

**تیسری روایت:**

**رای عمر حلة سيراء تباع فقال يارسول الله ابتع هذه والبسها يوم الجمعة و اذا جاءک الوفود قال انما يلبس هذه من لاخلاق له فاتی النبی صلی الله عليه وسلم منها فارسل الی عمر بحلة فقال البسها وقد قلت فيها ما قلت قال انی لم اعطکها لتلبسها ولکن لبتيعها وتکسوها فارسل عمر الی اخ له من اهل**

مكة قبل ان يسلم (رواه البخاری)

عمر فاروقؓ نے ریشمی مخطط حلہ بازار میں فروخت ہوتے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ایک حلہ اپنے لئے خرید لیں جب کوئی وفد آئے یا جمعہ کا دن ہو تو اسے زیب تن فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ اے عمر ایسا لباس تو اس کے لئے ہے جسے عالم آخرت میں کچھ حصہ اور نصیب نہیں۔ پھر کہیں سے وہی حلے خدمت اقدس میں تحفہ پہونچے آپ نے ان میں سے ایک حلہ فاروق اعظم کے پاس بھیجدیا حضرت عمر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس کپڑے کا میرے پاس کیا مصرف رہا جب کہ اس کے متعلق آپ نے ایسا ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر میں نے اس غرض سے تمھیں نہیں دیا کہ تم اسے خود پہنو بلکہ یہ کہ تم اسے بیچ کر نفع حاصل کرو یا دوسرے کسی کو دے کر احسان و نیکی کرو عمر فاروق نے اپنے بھائی کو جو مکہ میں تھے اور ہنوز ایمان نہ لائے تھے بھیج دیا۔

## نفع مسلمین کے خیال سے کافر کو مال دینا:

غزوہ خندق میں جب کہ کفار نے ایک بہت بڑی جمعیت سے مدینہ طیبہ کا محاصرہ کرلیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے کفار سے اس امر پر صلح فرمانے کا ارادہ ظاہر کیا کہ مدینہ کے نخلستان کا ایک ثلث پھل انھیں سالانہ دیا جائے گا صلح کی کتابت ہوگئی لیکن گواہی وغیرہ ہنوز باقی تھی آپ نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ انصاری سے مشورہ طلب فرمایا ان انصاریوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر یہ ایسا امر ہے کہ جسے آپ پسند فرماتے ہیں تو ہم راضی ہیں اور اگر اللہ تعالی نے حکم فرمایا ہے تو پھر تعمیل حکم الہی بسر وچشم اور اگر ہمارا نفع مقصود ہوتا کہ دشمنوں کے حملہ سے ہم محفوظ رہیں تو پھر انھیں ایک کھجور بھی نہ دینا چاہئے حالت کفر میں تو کفار مکہ ہم سے بلا قیمت نہ لے سکے اور اب کہ اسلام ہم میں آیا اور ہمیں حضور کے وجود باوجود کی عزت وقوت حاصل ہوئی وہ کھجور کے عوض تلوار کی دھار اور نیزے کی نوک البتہ ہم سے پاسکیں گے آپ نے یہ جواب سن کر صلح نامہ چاک فرمادیا۔ صاحب الروض الانف اس واقعہ کو لکھ کر تحریر فرماتے ہیں۔

وفيه من الفقه جواز اعطاء المال للعدو اذا كان فيه نظر المسلمين

☆الى ان يجيىء الترياق من العراق لمات الملسوع ☆

واحتیاطالهم وقدذکرابوعبیدهذالخبروانه امرمعمول به وذکران معاویةصالح ملک الروم عن الکف عن ثغورالشام بمال دفعه الیه قیل کان الف دینار۔

اس سے فقہ کا یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ کافر کو مسلمانوں کے نفع اور احتیاط سے رہنے کے لئے روپیہ دینا جائز ہے اور ابوعبید نے روایت کیا ہے کہ یہ ایسا امر ہے جس پر عمل بھی ہوا ہے حضرت امیر معاویہ نے ایک لاکھ اشرفی روم کے بادشاہ کو اس غرض سے عطا فرمائی تھی کہ سرحد شام پر حملہ آوری نہ کی جائے۔

## کافر کے ساتھ رفق ومدارات:

ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت دخل رهط من الیهود علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا السام علیکم قالت عائشة ففهتهما فقلت علیکم السام واللعنه قالت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مهلایا عائشة ان الله یحب الرفق نی الامر کله (وفی روایة) علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش (رواہ البخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئی اور زبان دبا کے السلام علیکم کی جگہ السام علیکم کہا یعنی تم پر موت آئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے یہودیوں کی شرارت سمجھ لی اور پردے کے پیچھے سے جواب دیا تمھیں موت آئے اور تم پر خدا کی لعنت ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ درگزر کرو ان کی شرارتوں کا خیال نہ کرو بیشک اللہ ہر کام میں نرمی وملائمت پسند فرماتا ہے۔

(بخاری شریف)

## مدارت کی دوسری روایت:

عن عائشة ان رجلا استاذن علی النبی صلی الله علیه وسلم فلما

رآه قال بئس اخو العشيرة وبئس ابن العشيرة فلما جلس تطلق النبي صلى الله عليه وسلم في وجهه وينبسط اليه فلما انطلق الرجل قالت له عائشة حين رايت الرجل قلت كذا وكذا ثمه تطلقت في وجهه وانبسط اليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشته متى عاهدتني فحاشا ان شر الناس عندالله منزلة يوم القيامة من تركه الناس اتقاء شره (رواہ البخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے حاضری کی اجازت طلب کی آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ اپنے خاندان کا برا شخص ہے لیکن جب وہ حضوری میں حاضر ہوکر بیٹھا تو آپ خندہ روہوکر اور کھل کر ملے۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ دیکھ کر تو آپ نے اسے ایسا فرمایا تھا پھر آپ خندہ رو کھل کر اس سے ملے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ تم نے مجھے فحش گو کب پایا بیشک خدا کے نزدیک ایسا شخص بہت ہی برا ہے جسے لوگ اس کی فحش گوئی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔ (بخاری شریف) کسی کی بری عادت کو اس خیال سے اگر ظاہر کر دیا جائے کہ لوگ آگاہ ہوکر اس کے شر وبدی سے محفوظ رہیں تو یہ جائز ہے اسی غرض سے آپ نے ایک کلمہ فرما دیا کہ اپنے قبیلہ وخاندان میں یہ بڑا شخص ہے لیکن ملاقات وگفتگو میں انبساط واخلاق سے یہ سبق امت کو دیا گیا کہ مدارات برے کے ساتھ انتہا یہ کہ کافر کے ساتھ بھی کرنا چاہیے۔

## فقہائے کرام کی تحقیقات:

اب ملاحظہ ہو جس سے معلوم ہوگا کہ وہ کون سے امور ہیں جنہیں کافر کے ساتھ مومن کامل میں لانا جائز ومباح ہے۔

## دشمن کے ملک میں بغرض تجارت جانا:

اذا خرج للتجارة الى ارض العدو بامان فان كان امر لا يخاف

**علیہ منہ وکانوا قوما یوفون بالعھد یعرفون بذالک ولہ فی ذالک منفعة فلا باس (محیط)**

جب کوئی مسلمان بغرض تجارت دشمن کے ملک میں اماں لے کر جائے تو اگر ایسا امر ہو جس سے کوئی اندیشہ نہیں اور وہ لوگ عہد پورا کرتے ہوں اور ایفائے عہد میں مشہور ہوں اور اس تجارت میں مسلمان کا نفع ہوتا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

## دارالحرب میں کس قسم کی بیع حیوان کی اجازت ہے:

**اذا اراد المسلم ان یدخل دار الحرب بامان للتجارة لم یمنع ذالک منہ وکذالک اذا اراد حمل الا متعة الیھم فی البحر فی الفینة لا یمنع من ادخال البغال والجیر والثور والبعیر (ھندیہ)**

جب مسلمان دارالحرب میں بغرض تجارت اماں لے کر جانے کا ارادہ کرے تو وہ اس ارادے سے روکا نہ جائے گا۔ یہ حکم ہے اگر کشتی پر سامان لاد کر سفر دریا طے کرکے دارالحرب میں مال تجارت لے جائے۔ خچر گدھا بیل اور اونٹ کے لیجانے میں مضائقہ نہیں۔

## دارالحرب سے کس قسم اجناس کے بیع کی اجازت ہے:

**فان کان خزامن ابریشم او ثیابا رقاقا من القز فلا باس بادخالھا الیھم ولا باس بادخال الصفر والشبہ الیھم لان ھذا لا یستعمل للسلاح (ھندیہ)**

اگر ریشمی کپڑے خز کے یا باریک کپڑے قز کے لیجائے تو کچھ حرج نہیں اسی طرح دھات کی قسم میں سے صفر وشبہ دارالحرب میں لیجا کر بیچنا ممنوع نہیں کیونکہ ان معدنی اشیاء کا استعمال ہتیار کے لئے نہیں ہوتا۔

## گھوڑا اور ہتھیار دارالحرب میں لیجانا منع ہے:

**قال محمد لا باس بان یحمل المسلمہ الی اھل الحرب ما شاء**

الا الکراع والسلاح (هندیه)

امام محمدﷺ نے فرمایا کہ بغرض تجارت مسلم جو چاہے لادکر اہل حرب کے ملک میں لیجائے لیکن گھوڑا اور ہتیار نہیں (ہندیہ)

## دشمن کو ہدیہ بھیجنا:

لوان عسکرا من المسلمین دخلوا دارالحرب فاهدی امیرهم الی ملک العدو هدیة فلا باس به وکذالک لو ان امیر الثغور اهدی الی ملک العدو هدیة و اهدی ملک العدو الیه هدیة (محیط)

اگر مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں داخل ہوا پھر امیر لشکر نے دشمنوں کے بادشاہ کو کچھ تحفہ بھیجا تو اس میں کوئی حرج نہیں اسی طرح مسلمانوں کے امیر سرحد نے دشمنوں کے بادشاہ کے پاس ہدیہ بھیجا یا دشمنوں کے بادشاہ نے مسلمانوں کے امیر سرحد کے پاس ہدیہ بھیجا تو کوئی حرج نہیں۔

## دشمن کا ہدیہ مرسل الیہ کس حال میں تقسیم کریگا اور کس حال میں اس کا خاص ہوگا:

قال محمد ما یبعثه ملک العدو من الهدیة الی امیر جیش المسلمین او الی الامام الاکبر وهو مع الجیش فانه لا باس بقبولها ویصیر فیئا للمسلمین وکذالک اذا اهدی ملکهم الی قائد من قوائد المسلمین له منعة ولو کان اهدی الی واحد من کبار المسلمین لیس له منعة یختص هوبها (محیط)

امام محمد نے فرمایا کہ دشمن کے بادشاہ نے سردار لشکر مسلمین کے پاس یا امام اکبر کے پاس ہدیہ بھیجا درآں حالیکہ لشکر ہمراہ ہو تو اس کے قبول کرنے میں کچھ جرح نہیں مسلمانوں کے لئے یہ ہدیہ حکم میں مال غنیمت کے ہے۔ اسی طرح جائز ہے جب ان کا بادشاہ مسلمانوں کے کسی فوجی افسر کے پاس ہدیہ بھیجے درآں حالیکہ قوت مانعہ فوجی اس کے ساتھ ہو اس لئے کہ یہ ہدیہ مسلمانوں کے حق

میں حکم مال غنیمت کا رکھتا ہو اور اگر مسلمان کے کسی ایسی بڑی کے پاس بھیجا جس کے ساتھ قوت مانعہ نہیں تو یہ ہدیہ اس بڑے کا ذاتی ہوگا اور خاص اسی کا ہوگا۔

## کافر کا نوکر رکھنا:

**من ارسل اجیراله مجوسینا او خادما فاشتری لحما فقال اشتریته من یهودی او نصرانی او مسلم وسعه اکله** (ہدایہ)

کسی نے اپنے مجوسی نوکر یا خادم کو بھیجا اس نے گوشت خریدا اور یہ کہا کہ میں نے یہودی یا نصرانی یا مسلم سے خریدا ہو تو مسلمان کو گنجائش اس گوشت کے کھا لینے کی ہو۔

واضح ہو کہ مجوسی و دیگر اہل کفار (سوائے کفار اہل کتاب) کسی کا قتل کیا ہوا جانور مسلمان کو کھانا جائز نہیں۔ اہل کتاب خدا کا نام لے کر ذبح کرتے تھے شریعت نے ان کا ذبیحہ حلال کیا لیکن آج کل نصرانی ذبح نہیں کرتے لہٰذا ان کا کھانا حرام ہے۔

## کافر کی نوکری کرنا:

مسلم اجر نفسه من مجوسی لاباس به (فتاوی امام طاہر بخاری) کسی مسلمان نے مجوسی کی مزدوری کی تو کچھ حرج نہیں۔

## کافر کو امور کفار کے لئے مقرر کرنا:

**الکافر یجوز تقلیده القضاء لیهکم بین اهل الذمة ذکره زیلعی فی التحکیم** (درمختار)

کافر عہدہ قضا پر اس لئے مقرر کر دیا جائے تا کہ ذمیوں کے معاملات و مناقشات کا فیصلہ کرے تو یہ جائز ہے امام زیلعی نے تحکیم میں اس مسئلہ کا ذکر فرمایا ہے۔

انک لا تجتنی من الشوک العنب ☆ هر گز از شاخ بید بر نخوری خرما نتوان خورد ازاین خار که کشتیم